Title - GULDASTA-E-SARWARI AL MAROOF BA NOOR AHMADI

Creator - Mohd. Ali Haq Qazimi

Publisher - Matba Tijarati Press (Aligarh).

Date - 1905.

Pages - 53.

Subjects -
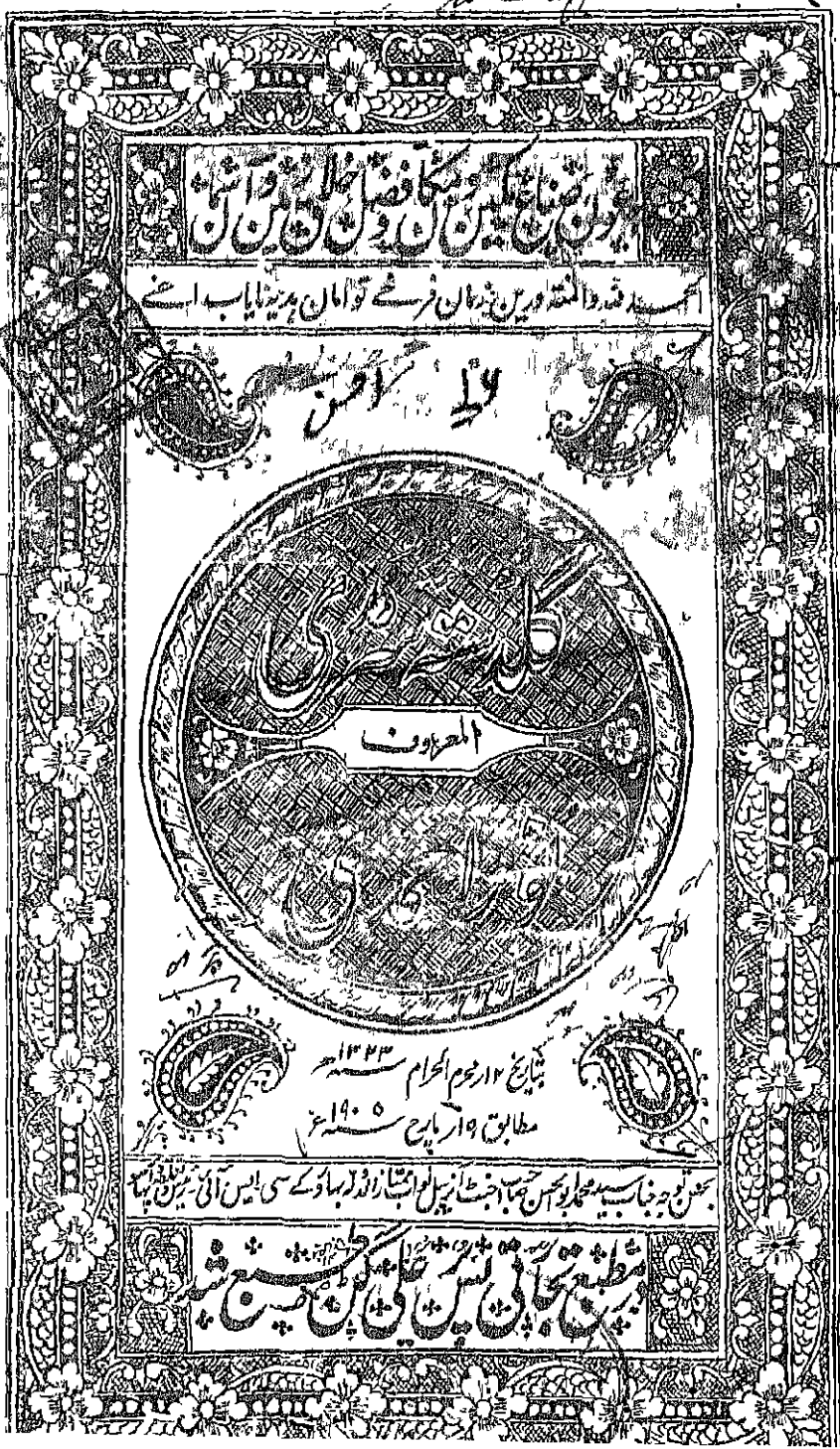
افتتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

بندۂ درگاہ و خادم بارگاہ سید الکونین رسول الثقلین پیشوائے مرسلین ۔ مہبط روح الامین سید اولاد آدم ابوالقاسم جناب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ خاکسار عاصی پُرمعاصی محمد علی حسن الکاظمی بلبرامی ابن جناب سید محمد اکمل حسین صاحب مدظلہ العالی برادر حقیقی جناب ہدایت مآب میران سید محمد اولاد حسین شاہ صاحب چشتی نظامی بلبرامی مدظلہ العالی ۔ ہدیہ ہذا مسمیٰ گلدستہ سرمدی معروف بہ نور احمدی واسطے افادہ عام و نیز برائے مریدان معتقدان و مستمندان حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین گوہر یکتا صدر نجیا ۔ تاج ادبا ۔ فخر الاولیا حضرت خواجہ مخدوم سیدنا محمد صلاح الدین حسن چشتی نظامی جرجانی بلبرامی رحمۃ اللہ علیہ ۔ حیز تحریر میں لاتا ہے ۔ جناب باری تعالیٰ سے بالتجا امید ہے کہ عاشقان اذکار اولیا و طالبان صادق باصدق و صفا نسخہ ہذا کو اپنا حرز جان بنا کر بعنایت ایزدی و بتوجہ مرشدی فیضان الٰہی حاصل کریں تو دعائے خیر میں فقیر سراپا تقصیر کو نہ بھول جائیں ۔

وہا انا اشرع فی المقصود متوکلا علی الملک الودود ۔

ہذہ الشجرۃ طیبہ شریف پیران طریقت چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ہر کہ را اجداد باید جنت الماوی بہشت ❊ ہر زمان با صدق خواند شجرہ پیران چشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا خدا بہر محمد مصطفیٰ فریاد رس ❊ دستگیرا تو ولی جز تو ندارم ہیچکس

گر تو ہم داری نگہ بہر حسین ابن علی ❊ این غلاست انسازی غیر تو محتاج کس

تاریخ وفات معہ سنہ ہجری

الٰہی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت مرشدنا واقف خفی و جلی مخدوم سیدنا محمد صلاح الدین چشتی جرجانی بلرامی رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت تاج اولیا مخدوم شیخ محمد نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلوی

الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت سلطان المشائخ مخدوم سید محمد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ مخدوم شیخ محمد فرید الدین بابا گنج شکر بقا رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت خواجہ مخدوم سید محمد قطب الدین اوشی کاکی دہلی رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت سلطان العاشقین ہند الولی خواجہ سید محمد معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ محمد عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ حاجی شریف زندانی رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ مودود چشتی پارسا رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ احمد ابدال چشتی باسخا رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ شیخ ابو اسحاق شامی چشتی خوش الحان رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ممشاد علو دینوری ابو العلا رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ہبیرہ بصری پیشوا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ ابراہیم بن ادہم سلطان بلخی رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ فضیل ابن عیاض رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ حسن بصری امام اولیا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت امام العارفین ہادی عالم شیر خدا اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت سرور عالم سید اولاد آدم ابو القاسم پیشوائے مرسلین مہبط روح الامین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

ایضاً منظوم

ھٰذہٖ الشجرۃ منظوم چشتیہ نظامیہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ -

از طفیلِ ذاتِ پاکِ مہرِ ختم المرسلین
بہرِ حقِ اولیاء و بندگانِ صالحین
حضرتِ مولا صلاح دین شہ نصیر الدین چراغ
شہ نظامِ نورِ مظہر شہ فرید و قطب دین
شہ معین و شاہ عثمان و زندنی و مودود شاہ
شہ ابو یوسف ولی و بو محمد شہ ذی الیقین
شہ ابی احمد و ابی اسحاق و ممشادِ علو
بو ہبیرہ شہ حذیفہ و ابن ادہم شاہ دیں
شہ فضیل و عبد واحد شہ حسن حضرت علی
انما الحسنات فی الدارین رب العالمین

(ترجمہ) خوبیاں ہیں دنیا کی ذید سے رب العالمین

الٰہا دیگر

المدد وارث چراغ الدین مرشد معنوی
المدد شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی
المدد شاہِ نظام الدین محبوبِ خدا
المدد گنج شکر بابا فرید الدین سخی
المدد اے قطبِ دیں دشتی و کاکی بختیار
المدد خواجہ معین الدین چشتی ہند الولی
المدد یا خواجہ عثمان و ہم حاجی شریف
المدد مودود چشتی شاہ ابو یوسف چشتی ناصر دین نبی
المدد اے بو محمد و اے ابو احمد لقب
ہم ابو اسحاق و ممشاد علو دینوری
المدد شاہِ امین الدین ہبیرہ باکمال
المدد شاہ سدید الدین حذیفہ مرعشی
المدد یا شاہ ابراہیم ادہم ہم فضیل
المدد اے عبد واحد ہم حسن بصری صفی
المدد مولا علی مرتضیٰ مشکل کشا
المدد اے رحمتِ عالم رسولِ ہاشمی

ہٰذہ الشجرۃ ثانی چشتیہ نظامیہ نصیریہ صلاحیہ در منظوم

رزقہا اللہ تعالیٰ ثمراتہا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اے خداوندا تو ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے

میں ہوں سخت زار اس دشمنوں میں اسیر
کھول دے مشکل علی مرتضیٰ کے واسطے

خواجہ بصری حسن کا نام لیتا ہوں مطیع
شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے

فضل کر بہر فضیل خواجہ ابن عیاض
شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے

حضرت خواجہ حذیفہ [illegible] رحم کر
بو ہبیرہ بصری صاحب ہدا کے واسطے

خواجہ ممشاد علی شاطر مرا دل شاد کر
شیخ ابو اسحاق قطب چشتیا کے واسطے

خواجہ ابدال احمد اور بو محمد مقتدا
خواجہ بو یوسف صاحب صفا کے واسطے

خواجہ مودود چشتی اور خواجہ حاجی شریف
خواجہ عثمان اہل اتقا کے واسطے

خلق ہندستان خواجہ معین الدین حسن
شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام کر شیریں طفیل خواجہ گنج شکر
شہ نظام الدین محبوب الٰہی کے واسطے

دل کو روشن کر طفیل شہ نصیر الدین چراغ
شاہ صلاح الدین چشتی [illegible] کے واسطے

خواجگان چشت کا سر پر مرے سایہ رہے
یا خدا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کے واسطے

بخشدے اپنی محبت اور قطع کر ماسوا
واسطے پیران شجرہ چشتیا کے واسطے

ونصلی علی رسولہ الکریم

بیان اذکار خفی و جلی و اشغال و مراقبات خاندان چشتیہ نظامیہ بصیریہ

باید کہ با صدق و صفا بطہارت کلیہ ورد کنند۔ بتوجہ مرشدی۔ بشمار فیض و نعمت الٰہی حاصل شود۔ الا شرائط ذیل را نگاہ دارد۔ بدن کلیہ پاک جامہ پاک۔ درستی اعتقاد۔ خشوع و خضوع۔ پابجائی نماز۔ تا امکان پابندی اکل حلال و صدق مقال۔ رو بقبلہ شدن۔

چاہیئے کہ بعد نماز تہجد یا بعد نماز عشا توبہ اور استغفار عجز و انکسار سے کرے اور ہاتھ اٹھا کے یہ دعا بحضور قلب پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے۔ گیارہ بار استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اور گیارہ مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ حُسْنٍ جَمَالِہٖ پڑھ کر چار زانو بیٹھے۔ اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے اور جو انگلی انگوٹھے کے پاس ہے اُس سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانو کے اندر ہے مضبوط پکڑے۔ کمر سیدھی رکھے۔ بہیبت و جمعی سے حرمت و تعوّظ تمام کے ساتھ خوش الحانی سے ذکر شروع کرے۔ یعنی بعد اعوذ و بسم اللہ شریف باخلاص تمام تین بار کلمہ طیبہ اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھ کر سر کو قلب کی طرف کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کر کلمہ لا کو قوت و سختی سے دل کی اندر سے کھینچ کر اور اِلٰہَ کو داہنی مونڈھی کی طرف لیجا کے سر کو پشت کی طرف مائل کر کے تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکال کر پس پشت ڈال دیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ اِلَّا اللّٰہُ کو زور و سختی سے دل پر ضرب مارے اور تصور کرے کہ عشق و نور الٰہی کو دل میں داخل کیا۔ اسی طرح

اسی نفی۔ اثبات کو فکر و ملاحظہ اور واسطہ کے ساتھ دو صد بار کہے۔ اس ذکر میں
نو بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بعد ازاں بطور سابق
تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھے۔ لیکن مبتدی کلمہ لَا اِلٰہَ میں
لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ ملاحظہ کرے۔
اسکے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہونے کے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے
سینہ میں آتا ہے۔ فائدہ یہ کہ دونوں ہاتھوں کو درمیان ذکر نفی و اثبات زانو
پر رکھے۔ تو انگلی شہادت کو حالت نفی میں اُٹھا دے کہ اشارہ اوپر فنا غیر کے ہے
اور اثبات میں نیچے رکھے کہ اشارہ اوپر ثبوت ہستی مطلوب حقیقی کے ہے۔
اور خاطر کو جمع کرے اور حاضر رکھے اور ذکر کو حرمت و ہیبت اور تعظیم سے کرے
فائدہ دیگر۔ حالت نفی میں آنکھ کھلی اور حالت اثبات میں بند کرے۔
پھر نفی و اثبات جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے دو صد مرتبہ کہے۔ اس ذکر کو چار ضربی
کہتے ہیں۔ نو بار نفی و اثبات اور دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے
لیکن جاننا چاہیے کہ زانو چپ مقام خطرہ شیطانی کا ہے۔ اور زانو راست
مقام خطرہ نفسانی کا ہے۔ مونڈھ راست مقام خطرہ ملکی کا ہے اور قلبی مقام
خطرہ رحمانی ہے۔
طریق اثبات مجرد۔ چاہیے کہ دو زانو بیٹھے اور کمر سیدھی کرے اور
سر کو داہنی مونڈھے پر لیجا کے لفظ اِلَّا اللّٰہُ کو زور اور سختی سے دل پر
ضرب کرے۔ چار صد بار و مادم کرے۔ پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب
اور یکبار کلمہ شہادت کہے۔ بعد ازاں لمحہ دو لمحہ مراقب ہا ہے۔
طریق اسم ذات۔ پھر ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا کرے اس طرح سے
کہ اول حرف ھاء لفظ اَللّٰہُ کو پیش اور دوسری ھاء لفظ اَللّٰہْ کو ساکن

کرے یعنی جزم دے اور آنکھیں بند کرکے۔ سر کو اپنے مونڈھے پر سے لفظ مبارک اللہ اللہ کی دونوں ضرب جہر و قوت سے دل پر مارے۔ اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے۔ لیکن دسویں گیارہویں بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی معہ ملاحظہ معنی کے کہتا رہے تاکہ کیفیت و لذت ذکر کی و دفع غفلت و دفع خواب حاصل ہو۔ بعد ازاں بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور یکبار کلمہ شہادت کہے۔

طریق اسم ذات مجرد۔ پھر یک ضربی اسی طرح سر کو جانب اپنی مونڈھے کے کھینچ کرے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب کرے۔ بعدہ تین بار کلمہ طیب اور یکبار کلمہ شہادت پڑھکر۔ درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھ کے دعا مانگے۔ اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود و رضا تیری مطلوب ہی اور مجکو تو محبت قلبی عطا فرما۔ آمین بحرمت النبی و آل امجاد و اصحاب ارشاد و اولیائے امت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

طریق شغل اسم ذات۔ چاہیے کہ زبان کو تالو سے لگائے۔ دل سے جسقدر ہو سکے رات دن تصور کیا کرے تلک پختہ ہو کر بے تکلف ذکر قلبی جاری ہو جائے۔

طریق شغل نفی و اثبات برائی دور شدن خطرات فاسدہ

جاننا چاہیے کہ صورت خناس کی مثل اژدھا کی ہی اور سونڈہ رکھتا ہے اور اسپر کانٹے زہردار ہیں۔ جسوقت مرید یا طالب سے کوئی قصور ہوتا ہی یا کھانا ناوجہ سے کھاتا ہی تو خناس قوت پکڑتا ہی اور اپنے پر زہر سونڈ کو اسکے

یعنی (مرید کے) دل پر پھیرتا ہی اور وہ زہر اُسکے یعنی (مرید کے) دل میں
اثر کرتا ہی اُس سے سیاہی پیدا ہوتی ہی۔ پس جب مرید بعد توبہ و استغفار کے
پاس انفاس میں ساتھ ذکر جلی و خفی کے مشغول ہوتا ہی۔ خناس ضعیف ہو جاتا ہی
اور دل صفائی قبول کرتا ہی۔ **فائدہ**۔ پس جسوقت کہ خطرہ سخت فاسد اور بد
عقیدہ دل میں قرار پکڑ لیوے۔ کلمہ لَاۤ اِلٰہَ کو دل سے اُٹھا دیوے اور خیال کرے کہ
خناس جو خود بخود دل پر حملہ کرے ہوئے مثل سانپ کے بیٹھا ہی اُسکی دم مقراض
لَاۤ اِلٰہَ سے پکڑے ہوئے کھینچتا ہی۔ اور داہنی مونڈھے تک پہونچا کر ضرب کلمہ
اِلَّا اللّٰہُ کی دل پر بہت زور سے ضرب مارے۔ اور خیال کرے کہ صدمہ ضرب
اِلَّا اللّٰہُ کا دل سے خناس کے سر پر پڑا اور پاش پاش ہوا اور اندر سے باہر گرا
اسی طرح کشاکش اور دادم میں مشغول رہے۔ بعونہٖ تعالیٰ تھوڑے عرصہ
میں خطرہ فاسد دور ہو جاوے۔ اور خناس خطرہ دہندہ ہلاک ہو جاوے۔
دل مثل آئینہ کے صاف منور بنور ذکر ہو جاوے۔ اس شغل میں ملاحظہ
شرط ہی۔

طریق مراقبہ۔ چاہیئے کہ دو زانو نمازی کی طرح سر جھکا کر بیٹھے اور دل کو
غیر اللہ سے خالی کرکے حق سبحانہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر رکھے۔ اور اعوذ
و بسم اللہ شریف پڑھکر تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ (اللہ حاضر ہے)۔ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ (اللہ دیکھنے والا ہے)۔ اَللّٰہُ مَعِیْ (اللہ ساتھ میرے ہے)
یعنی زبان سے تکرار کرکے پھر مراقبہ ہوکے ان کے معنوں کا دل میں ملاحظہ کرے
اور تصور کرے یعنی جانے اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر ناظر میرے پاس ہے۔
اس جاننے میں اسقدر خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعور غیر حق کا نہ رہے
یہانتک کہ اپنی بھی خبر نہ رہی۔ اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقبہ نہوگا
طریق دیگر۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ انوار الٰہی کو کہ ہر زمان و

و مکان میں موجود ہی جیسا کہ وجود ہستی اسکی کا ہر جگہ ثابت نہیں ملاحظہ کرے مستغرق ہو جاوے۔ فائدہ ابتدائے حال میں تکلف سے مراقبہ ہوگا۔ رفتہ رفتہ ایسا ہو جاویگا کہ ایک لمحہ بھر بھی اُس سے نکل نہ سکیگا۔ گو یہ بتدریج حاصل ہوتا ہے تنگ ہو کر ترک نہ کرے۔

طریق ذکر نفی و اثبات بذریعہ پاس انفاس - چاہیئے کہ اپنے انفاس پر آگاہ و ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گذرے خواہ ذکر جلی ہو خواہ خفی۔ پس وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لَا اِلٰہَ اور وقت داخل ہونے سانس کے دم کے ساتھ اِلَّا اللّٰہُ کہے دہن بستہ بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہاں سے ذکر جاری کرے۔

طریق ذکر اسم ذات بذریعہ پاس انفاس - اسکا ہر دم ذاکر رہے۔ یہ کہ لفظ مبارک اَللّٰہُ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ھُو کے ساتھ سانس کو چھوڑ دے۔ اس ذکر کو خیال و دہیان سے ایسی کثرت و مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو جاوے فائدہ - مستغرق بذکر جاگتے و سوتے ہر حال میں ذاکر رہے حتی کہ ذکر حیات و پاس انفاس حاصل ہوا اور دل ماسوائے اللہ سے پاک و صاف اور نورانی ہو کر تم تجلیات اور ارادت غیبی کا ہو۔

طریق زیارت قبور

عوام مومنوں کی زیارت قبور یوں ہے کہ قبلہ کی طرف پشت کر کے میت کے سینہ کی طرف منہ کرے ایک بار سورہ فاتحہ و تین بار قل ھو اللہ اور تین مرتبہ درود شریف پڑھکر بطفیل حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکا ثواب بخشے۔ اور جب گورستان میں گئے یہ الفاظ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ۔ خواہ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ اور جو کسی بزرگ وصلحاء کا مزار شریف ہو تو منہ اسکے سینہ کی طرف کرکے بیٹھے اور اکیس مرتبہ چار ضربیوں سے یہ کہنے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور دل کو سب خطروں سے خالی کرکے اُس بزرگ کے سینہ کے سامنے کرے۔ اس طرح اُس بزرگ کی روح کے برکات اس زیارت کرنے والے کے دل میں پہونچینگے۔

طریق استمداد:-

استمداد کا طریق یہ ہی کہ جو بزرگ و اولیاء اللہ مشہور ہیں اُنسے اس طرح استمداد چاہیے کہ سرہانے قبر شریف کے اوپر اُنگلی رکھکر سورہ بقر مفلحون تک پڑھے۔ پھر پائینتی اُنگلی رکھکر آمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک پڑھے اور اُن سے کہے کہ یا حضرت میں اللہ تعالی سے فلاں کام کیواسطے جناب الٰہی میں التجا کرتا ہوں۔ حضور بھی میرے واسطے دعا فرمائیے اور شفاعت میں میری مدد کیجیے۔ پھر روبقبلہ ہوکے خدا تعالی سے دعا مانگے۔

یا خدا بہر جناب مصطفٰے ۔ بہر اصحاب رسول دوسرا
حضرت صدیق تاج المؤمنین ۔ یار غار آں شفیع المذنبین
قاتل اعدائے دیں حضرت عمر ۔ جان نثار و عاشق خیر البشر
حضرت عثمان با حلم و حیا ۔ حامی دین رسول دوسرا

ساقی کوثر علی نامدار
فاتح خیبر شہ دلدل سوار

از طفیل فاطمہ بنت نبی
از طفیل شبر ابن علی

بہر شبیر شہید کربلا
بہر ازواج حبیب کبریا

از طفیل انبیاؤ اولیا
از طفیل اصفیاؤ اتقیا

بخشدے لطف وکرم سی مجکو تو
قول محکم ہے شہ لاتقنطوا

سر پہ عصیاں کا ہی گو بار عظیم
ہی بھروسہ تیری رحمت پہ کریم

یا الٰہی صد درود صد سلام
بہونچے وآل و اصحابش تمام

قصائد و غزلیات حمدیہ و نعتیہ شاعران فصیح و بلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يا صاحب الجمال و يا سيد البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر

لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

وصلى الله على نورٍ کزو شد نورها پیدا
زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

محمد احمد و محمود وی را خالقش بستود
کزو شد بود ہر موجود وزو شد دیدہا بینا

ازو در ہر تنی دستے وزو در ہر دلی شوقے
ازو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا

نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت
نہ عیسیٰ آں مسیحی دم نہ موسیٰ آں ید بیضا

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

دو چشم نرگسینش را کہ ما زاغ البصر خوانند
دو زلف عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ

ز سر سینہ اش جاہلی یا الم نشرح لک خواں
ز معراجش چہ می پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

دیگر

روشن جہاں میں ہر جا پاتا ہوں نور تیرا
ہر شے میں دیکھتا ہوں پیارے ظہور تیرا

از ماہ تا بماہی تیری ہی بادشاہی
دکھلا رہا ہے عالم کیا کیا ظہور تیرا

گلشن میں چپکے چپکے لیتے ہیں نام غنچے
اور بلبلوں میں ہے ہر سمت شور تیرا

کیوں تلملا کے گرتے غش کھا کے طور پر وہ
گر چوندھیاتا دنیا موسیٰ کو نور تیرا

گر ٹھہرتا تصور تیرا ہمارے دل میں
کچھ پوچھتے نشاں ہم تجھ سے ضرور تیرا

صد حیف ہو کہ انساں کچھ بھی نہ کر سکے ہم
کرتے ہیں ذکر ہر دم وحش و طیور تیرا

منصور کا یہ منہ تھا کہتا جو وہ انا الحق
برپا کیا ہوا تھا پیارے فتور تیرا

بنتے ہی بندہ بت پی لی مئے محبت
آنکھوں میں وہ نشہ ہے دل میں سرور تیرا

بیدم کی آرزو ہے ہر دم یہ جستجو ہے
ملجائے کاش اسکو قرب حضور تیرا

دیگر

اے صدر ایوان رسل وے بزم شمع انبیا
خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

طٰہٰ و یٰسین نام تو انا فتحنا کام تو
قرآن ز حق پیغام تو ای آفرینش را بہا

نامت محمد آمدہ محمود و حامد آمدہ
دین تو سرمد آمدہ بو القاسم کنیت ترا

نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی
زخستہ را مرہم توئی ہر درد ما را دوا

ترک فلک ہندوی تو نور فلک منظور تو
واللیل وصف موی تو شمس حکایت والضحیٰ

ہم صدر بدر عالمیں ہم تاج فخر آدمی
ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبیٰ ہم مصطفیٰ

جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو
وی از گل رخسار تو فردوس اعلیٰ را صفا

دل خستگان را شاد کن ما را ز غم آزاد کن
از عاشقانت یاد کن بخرام در کوی منا

اے اختر برج کرم از روضہ بیرون نہ قدم
تا از رخت چون صبحدم گیرد ہمہ عالم ضیا

چون احمد جامی نہان دارد گناہ بیکران
از حق بخواہ اے کامران عفو گناہ این گدا

دیگر

پھرے زمانہ میں چار جانب نگار یکتا تمہیں کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے ولیک تم سا تمہیں کو دیکھا

اگرچہ اس گلشن جہاں میں ہزاراں گل ہیں رنگ دیگر
شہا بخوشبوئی روح پرور وصد مہکتا تمہیں کو دیکھا

فلک پہ ہیں مہر و ماہ روشن زمیں پہ ہیں شاہدان پرفن
مگر بناز و ادا شیریں عزیز تر دلربا تمہیں کو دیکھا

حبیب محبوب خاص یزداں جمیل مقبول فخر زماں
وہ جنکو کہتے ہیں جان جاناں خدا کا پیارا تمہیں کو دیکھا

زمیں پر اجسام جنکے مفتوں فلک پہ اجرام جنکے شیدا
بشر ایس انداز و اس ادا کا تمہیں کو دیکھا تمہیں کو دیکھا

دیگر

ضیاء دیدۂ حق ہیں سب یہ رخسارہ محمد کا — کہ ہے اللہ کا دیدار نظارہ محمد کا
فلک پر کوئی حیراں کوئی آوارہ محمد کا — فدا ایک ایک ثابت اور سیارہ محمد کا
خبر تھی سب سے اہم ارشاد کبریائی کی — کہ تھا روح الامیں طفلی سے ہرکارہ محمد کا
فلک کی حرکتوں سے کھل گیا ارباب عرفاں پر — کہ برسوں رہ چکا ہے عرش گہوارہ محمد کا
لیا گردوں پہ اُنکے شربت دیدار کا پیاسا — مسیحا بھی تھا بالتحقیق دکھیارہ محمد کا
اذاں ہے نوبت عرش سلطان دین کی کوس شاہی کا — سدا بجتا ہے پانچوں وقت نقارہ محمد کا

پہنچ لیگا جناں میں جبکہ ایک ایک امتی اُن کا
کہیں اُسوقت ہوگا غم سے چھٹکارا محمد کا

دیگر

لکھوں کیا جلوۂ زیبا صلاح الدین چشتی کا — نبی کا جلوہ ہے جلوہ صلاح الدین چشتی کا
وہ گویا دیکھ آئے ہیں مزار سرور عالم — جنہوں نے دیکھا ہے روضہ صلاح الدین چشتی کا
محبت ہے مرے دل میں صلاح الدین چشتی کی — زباں پر ہے مرے کلمہ صلاح الدین چشتی کا
ہزاروں مشکلیں آساں ہو جائینگی اک دم میں — زباں سے نام جو لیگا صلاح الدین چشتی کا
رہیں حامی مرے غوث الورا خواجہ ہیں رہبر — رہے سر پر مرے سایہ صلاح الدین چشتی کا
محبت ہے تو ہو دل میں صلاح الدین چشتی کی — زباں پر ہو تو ہو کلمہ صلاح الدین چشتی کا

کوئی کچھ بھی کہے لیکن غلام خاص ہے خادم
صلاح الدین چشتی کا صلاح الدین چشتی کا

دیگر

اُس دلربا صنم کا جب سے کیا نظارا ۔ آنکھیں دکھا کے اُسنے بہوت مجکو مارا
کچھ بس چلا نہ اپنا بیساختہ پکارا ۔ دل میرود ز دستم صاحبدلاں خدارا
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

ناصح نہیں مرا دل کعبہ کا آرزومند ۔ بدنام عاشقی ہوں تیاہی کیوں مجھے پند
بزم بتاں کا جانا ممکن نہیں کہ ہو بند ۔ درکوی نیکنامی ما را گذر نہ دادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

دریاے عاشقی ہی آفت کا موج انگیز ۔ اور راستہ ہی اندھیری ملاح کو ہی پرہیز
طوفان نے کر دیا ہی جام حیات لبریز ۔ کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینم آں یار آشنا را

دیگر

ہمنے در پردہ تجھے ماہ جبیں دیکھ لیا ۔ اب نکر پردہ کہ اے پردہ نشیں دیکھ لیا
ہم نظربازوں سے تو چھپ سکا جان جہاں ۔ جس جگہ جاکے چھپا ہمنے وہیں دیکھ لیا
نام سنتے ہو تیرا کون و مکان میں پایا ۔ لامکاں کا تجھے کہتے ہیں مکیں دیکھ لیا
تیرے دیدار کی تھی ہمکو تمنا سو تجھے ۔ لوگ دیکھیں گے وہاں ہمنے یہیں دیکھ لیا
عشق تک پہنچا ہی جہاں عقل نہ پہونچیگی وہاں ۔ دیر سدرہ ہی رہا روح الامیں دیکھ لیا
تجھ سوا جو ہی سو وہ وہم و گماں ہی بیشک ۔ اہل انصاف سے دکھیاں کے تجھی دیکھ لیا
سننے حق بینی کا مضمون غزل میں مری ۔ اہل تحقیق کہیں گے کہ کہیں دیکھ لیا
اُس سے پوچھے کوئی توحید کے مضموں ساقی
اُس نے احمد کو احد کے ہی قریں دیکھ لیا

دیگر

ہر ایک دل والہ و شیدا ہی محبوب الٰہی کا ۔ جہاں میں ہر طرف غوغا ہی محبوب الٰہی کا

ہمیں کچھ غم نہیں ہی تابش خورشید محشر سے
ہمارے سر پہ ایک سایہ ہی محبوب الٰہی کا

بہت اندہوں کی آنکھیں کھولدیں اور کان بہروں کے
دم اقدس دم عیسیٰ ہی محبوب الٰہی کا

جہاں میں شور و غوغا ہی ہر ایک کے سر میں سودا ہی
جسے دیکھا وہ دیوانہ ہی محبوب الٰہی کا

مزار پاک پر قربان شب کو چاند ہوتا ہی
یہ دن کو مہر پروانہ ہی محبوب الٰہی کا

انہیں عالم پناہی ہی وہ محبوب الٰہی ہیں
وہ پیارا حق کا حق پیارا ہی محبوب الٰہی کا

نظام الدین سی حسن نظام الدین دنیا ہی
پر تیر قضا رہا ہے محبوب الٰہی کا

ولی ہی وہ محمد مصطفیٰ کے دین کا رہبر
در فردوس ایک کوچہ ہی محبوب الٰہی کا

جہاں میں ہر کسی کو ایک سہارا ہی بھروسہ ہے
غلاموں کو فقط تکیہ ہی محبوب الٰہی کا

جو کچھ علوی نشہ میں بکتا رہتا ہی تو بکنے دو
لو یہ انداز مستانہ ہے محبوب الٰہی کا

دیگر

میری آنکھوں میں ہی جلوا علاء الدین صابر کا
میں دیوانہ ہوں مولانا علاء الدین صابر کا

گدا اُس آستانہ کے نہ چاہیں تاج سلطانی
عجب دربار ہی مولا علاء الدین صابر کا

چلو ای تشنگی جام وحدت دشت کلیر کو
ہی اُمڈا فیض کا دریا علاء الدین صابر کا

پھر نوبت آگئی جاتا ہی ایک عالم زیارت کو
بجا ہی ہند میں ڈنکا علاء الدین صابر کا

جسے منظور ہو شان الٰہی دیکھنی ظاہر
وہ آکر دیکھ لے جلوہ علاء الدین صابر کا

نہ کھایا آپ کھانا اور زمانہ کو کھلاتے تھے
لقب اس صبر کا پایا علاء الدین صابر کا

تمنا گلشن فردوس کی دنیا میں ہو جسکو
وہ آکر دیکھ لے روضہ علاء الدین صابر کا

ہوئی مسجد شہید اور دب گئے جو تھے وہاں حاضر
خدا کا قہر ہی خود علاء الدین صابر کا

کوئی پوچھے کہ اکبر کس کا بردہ ہی تو کہہ دونگا
علاء الدین صابر کا علاء الدین صابر کا

دیگر

جہانمیں ہر طرف جلوا ہی مخدوم شنائی کا — میرا اول والد و شیدا ہی مخدوم شنائی کا

بھلا تعریف کیا ہو اور بیاں کیا انکا رتبہ ہو — علی مرتضی دادا ہی مخدوم شنائی کا

مرض روحی ہو یا جسمی شفا دونوں کو ملتی ہی — عجب دربار شاہانہ ہی مخدوم شنائی کا

چلو اے عاشقان فن شراب عشق پینے کو — کھلا وحدت کا میخانا ہی مخدوم شنائی کا

تصدق اپنے مرشد کے کہ جسنے آن احدیر — بنا یا مجکو دیوانہ ہی مخدوم شنائی کا

فرشتوں سی لحد میں یوں کہونگا پوچھتی کیا ہو
یہ خادم خاص مستانہ ہی مخدوم شنائی کا

دیگر

عاشق بدنام کو پروائے ننگ و نام کیا — آپ جو ناکام ہو اسکو کسی سے کام کیا

ہیں حبب [illegible] کس طرح ملتے ہی ہو — جب نہو آرام دل تو پاسے دل آرام کیا

ابتدائے عشق میں ہم تو گئے جاں سی گذر — انتہائے عشق میں ہو دیکھیے انجام کیا

جو کہ مضطر شیفتہ ہیں زلف و روی یار کے
وہ سمجھتی ہی نہیں ہیں [illegible] کیا اسلام کیا

دیگر

دلم در ناتہی آوارہ شد آوارہ تر بادا — تنم از بید لی بیچارہ شد بیچارہ تر بادا

بتاراج اسیراں زلف تو عیار میدارد — بخون ریز عزیزاں چشم تو عیار تر بادا

رخت تازہ ہست بہر مردن خود تازہ تر خواہم — دلت خارست بہر کشتن من خارہ تر بادا

گر اے زاہد دعا خیر میگوئی مرا ایں گو — کہ آں آوارہ کوے بتاں آوارہ تر بادا

دل من پارہ گشت از غم ہجراں گو نہ کہ بہ گردد — اگر جاناں بدیں شاد ست یا رب پارہ تر بادا

ہمہ گویند کز خوں خوارش خلق بجاں آمد — من ایں گویم کہ بہر جان من خونخوارہ تر بادا

چوں بارد ز ہجر خو گرد خسرو باد چشم تر

گرچہ در صورت گدائی میکنم	گنج معنی در دل ویران ماست
گر کسے برہاں طلب دارد ز من	نور حق در جان ما برہان ماست

احمدا سر را فدا کن در رہش ؎
سر فدا کردن رہ یاران ماست ؎

دیگر

تھا شب کو خیال رخ نیکوئے محمد	رویا میں نظر آیا مجھے روئے محمد
تھی عطر فشاں چار طرف بوئے محمد	اترائیں نگاہیں جو پڑیں سوئے محمد
عاشق ہوں دل و جاں سے شہ دوسرا کا	آنکھوں میں سمایا ہے مرے کوئے محمد
زاہد ہے سوا اپنا طرف قبلہ جھکائے	عاشق ہوں مرا کعبہ ہے ابروئے محمد
جبریل کو اول جو یہ جلوہ نظر آیا ؎	دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد
حیران ہوئی عقل ملک جن و بشر کی ؎	دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمد
مرشد تو بڑی مہر ہوئی بخت رسا کی	جو خواب میں دیکھے رخ نیکوئے محمد
بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے	بے پردہ اگر ہو رخ نیکوئے محمد
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی	پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمد
ہر ماہ میں گھٹ تیرہ ہے فلک پہ مہ نو	ابروئے محمد ہے کبھی روئے محمد
آئے نہ خزاں باغ میں پژمردہ ہوں گل	پڑ جائے اگر سایہ ابروئے محمد
رہ جائے قیامت میں سیہ کار دل کا پردہ	کھل جائے اگر دامن گیسوئے محمد
محبوب کے غم میں بہائے کوئی آنسو	گر دیکھے یہ سرو قد دلجوئے محمد
بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے	پھولوں میں بس جاتی اگر بوئے محمد

رضواں جو دم مرگ ذرا بھی ہوا اشارہ
اترائی ہوئی جان چلے سوئے محمد

دیگر

خبرم رسید کامشب بشکار خواهی آمد — سر من فدائے راہے کہ سوار خواهی آمد
همه آهوان صحرا سر خود نهاده برکف — باامید آنکه روزے بشکار خواهی آمد
کشش کہ عشق دارد نگذاردت بدینسال — بجنازه گر نیائی بمزار خواهی آمد
بلبم رسید جانم تو بیا کہ زنده مانم — پس ازانکه من نمانم بچه کار خواهی آمد
منی لست خون مردم کہ تو مینخوری مادم — مخور اینقدر کہ فردا بخمار خواهی آمد
بیک آمدن ربودی دل و دین صبر خسرو — چه شود اگر بدینسان دو سه بار خواهی آمد

دیگر

شاهدان جان ببازار آمده اند — یوسفان بهر خریدار آمده اند
اے بت من بهر پابوسی تو — مومنان در زیر زنار آمده اند
شاهدان خود نمائش رخصت — از تحیر نقش دیوار آمده اند
در سوالت اے کلیم بے دہان — بے زبانها هم بگفتار آمده اند
فارغ از جنت نظربازان تو — سوئے محشر بهر دیدار آمده اند
شاہی غفاری تو چون جوش زد — بندگان کفر گنهگار آمده اند
آن کسان کز درد علوی واقف اند — سر بکف در کوئے سردار آمده اند

دیگر

عشق اکنون مهربانی می کند — جان جان امروز جانی می کند
کیمیائے کیمیا سازست عشق — خاک را گنج معانی می کند
گه چو روح اللہ طبیبی می کند — گه خلیلے میزبانی می کند

روز و شب شوریدگانِ عشق را
چوں محمد پاسبانی می کند

دیگر

غرقۂ دریائے عصیانم خدایا دستگیر — وز گناہِ خود پشیمانم خدایا دستگیر
بے حضورِ طاعتی دارم نہ ذوقِ حاجتے — زیر بارِ جرم و عصیانم خدایا دستگیر
درمیانِ فتنۂ آخر زماں افتادہ ام — از چنیں آشوبِ دورانم خدایا دستگیر
مفلس و عورم ندارم زادِ مدلۂ آخرت — از تو باشد چشم احسانم خدایا دستگیر
دست آویزے ندارم غیر لطفِ عام تو — نا امید از جملہ خلقانم خدایا دستگیر
آفتابِ عمر من رو در زوال آوردہ است — با جل دست و گریبانم خدایا دستگیر
دیو و شیطاں گر کنندم وسوسہ در وقت مرگ — از فن و وسواس دیوانم خدایا دستگیر

ہر کسے فردا ز چیزے دم زند اے قطب دیں
تو بگو من از ضعیفانم خدایا دستگیر

دیگر

اے میرے صابر پیارے بے خبر — آ پڑا ہوں در تمہارے بے خبر
درد دل کس سے کہوں میں تم علاء — دین و دنیا کے سہارے بے خبر
ہجر نے پھونکا ہی میرا تن بدن — اٹھتے ہیں دل سے شرارے بے خبر
فقر ہی تم سے جہاں میں جلوہ گر — دین احمد کے ستارے بے خبر
فرقتِ غم نے رلایا ہے مجھے — کوچہ و بازار سارے بے خبر
یا علاء الدین تم بن کون ہے — ہادی و مولا ہمارے بے خبر

خادمِ مسکیں بیچارہ ناتواں
کس کے در پر جا پکارے بے خبر

دیگر

یا صلاح الدین تیرے مقتل میں آنا ہی ضرور
تیغ سے تیری ہمیں سر کو کٹانا ہی ضرور

خلق بوسہ دیتی ہے لے مولا دلی کو تیرے
کیونکہ یہ خانۂ خدا کا آستانہ ہی ضرور

ہم کو کیا مطلب کسی سے ہم ہیں دیوانہ تیرے
جام مے وحدت ہمیں تجھو پلانا ہی ضرور

عشق تیرا کھینچ لاتا ہے ہزار دل کو یہاں
جام مقصد انکو بھی تجکو پلانا ہے ضرور

گوہر دل گم ہوا ہے کوئے جاناں میں مرا
چھانتا ہوں یاں کی مٹی اسکو پانا ہی ضرور

جان و دل اسلام و دیں سب تیری خاطر کھو چکی
خادم مسکین کو اتنو منہ لگانا ہے ضرور

دیگر

بیکارم و باکارم چوں مد بحباب اندر
گویانم و خاموشم چوں خط بکتاب اندر

گہ شادم و گہ غمگین از حال خودم غافل
میگریم و می خندم چوں طفل بخواب اندر

اے زاہد ظاہر بیں از قرب چہ می پرسی
او در من و من در وی [illegible] بآب اندر

در یار دو از چشمم لب تر نشود از وے
ایں طرفہ عجائب بیں لب تشنہ بآب اندر

در سینہ نصر الدین جز عشق نمی گنجد
ایں طرفہ تماشا ہیں دریا بحباب اندر

دیگر

عاشق یارم مرا با کفر با ایماں چہ کار
تشنہ دردم مرا با وصل با ہجراں چہ کار

از لب جاناں تمی یابم نشان زندگی
بس مرا ایجانمن با جان با جاں چہ کار

کشتۂ عشقم مرا از شحنۂ دوراں چہ غم
مفلس عورم (عیب دار) مرا با زمرۂ دیواں چہ کار

قبلہ و محراب من ابروی دلدار ست و بس
ایں دل شوریدہ را با ایں و باآں چہ کار

چونکہ اندر ہر دو عالم یار می باید مرا
با بہشت و دوزخ و با حور با غلماں چہ کار

ہر کہ از خود شد مجرد در طریق عاشقی
از غم و درد شش حق آگاہی با درماں چہ کار

صورت مرداں چہ خواہی سیرت مرداں گزیں
مرد عاشق پیشہ را با صورت ایواں چہ کار

حافظا گر عاشق و مستی دگر رہ باز گوے
عاشق یادم مرا با کفر و با ایماں چہ کار

دیگر

دے مست بیرقی تبارہ کردہ از یکطرف
شبدیز را مطلق عناں پیچید عمدا یکطرف

تا بر رخ زیبائے تو افتادہ زاہد را نظر
تسبیح و زہدش یکطرف ماندہ مصلا یکطرف

تیرے کہ دیدہ زد بر دلم پیداست تا غایت ازاں
پیکان درکلش یکطرف سوفار پرہا یکطرف

در چاہ حسنی کو بی خود افتادہ بینی بندہ را
تن یکطرف جاں یکطرف سر یکطرف پا یکطرف

سلطان خوباں میرود ہر سو ہجوم عاشقاں
چاہا یک سو ایں یکطرف مسکیں گدا یکطرف

نوشیں شراب لعل او شد مجلس ما بیخبر
ساقی صراحی یکطرف مستاں سو یکطرف

جاں خسرو دل خستہ را خوں ریختن فرمودہ است
خلقے بمنت یکطرف آں شوخ تنہا یکطرف

دیگر

دکھلاؤ دوا تبو جمال صاحب رکھو گے منہ پر نقاب کبتک
تمہارا عاشق ہوا ہے رسوا کر دوگے اسکو خراب کبتک
تمہاری فرقت میں نیم جاں ہوں مثال بسمل تڑپ رہا ہوں
تم اپنے شیدا کا حال دیکھو جدا رہو گے جناب کبتک
خراب خستہ وطن کو چھوڑا تمہاری خاطر بتوں کو توڑا
ملے نہ اب پیر بھی ہم سے صاحب کرینگے عذاب کبتک
ہوئی ہے تم سے مجھی محبت پڑی ہے زلف دوتا سے الفت

خاک شفا ہی غبار مدینہ آب بقا انہار مدینہ
دار الشفا ہی کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حد سی بڑھی جب ہول قیامت تب گھبرا کر بہر شفاعت
کل کی نظر ہو سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ایسی تپش میں بار خدایا تیرے عرش کا پائے سایہ
بیدلؔ مدحت گوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیگر

دیدہ لبریزم سراپا انتظار کیستم
ذوق دیدار یکہ دارم بیقرار کیستم

کشتۂ آں خال مشکیں بستۂ زلف سیاہ
گر مسلمان نیستم زنار دار کیستم

گشتہ صیاد دلم از زخم شمشیر نگاہ
نیم بسمل گشتہ ام یارب شکار کیستم

صید دام افتادہ را صیاد میگر و قفس
حیرتے دارم کہ یارب من شکار کیستم

حافظم در مدرسہ دردے کشم در میکدہ
سخت حیران گشتہ ام من در شمار کیستم

دیگر

ز من بیہودہ گرد کوچہ و بازار میگردم
مذاق عاشقی دارم پئے دیدار میگردم

خدایا رحم کن بر من پریشان وار میگردم
خطاکارم گنہگارم بحال زار میگردم

شراب شوق مینوشم بگرد یار میگردم
سخن مستانہ میگویم ولی ہشیار میگردم

خطایم را عفو فرما گناہم را تو گرداں
مریض ناتوانم بیکس و ناچار میگردم

گہی خندم گہے گریم گہے افتم گہے خیزم
مسیحا در دلم پیدا است و من بیمار میگردم

ہزاران غوطہا خوردم دریں دریائے بے پایاں
برائے گوہر معنی بدریا قعر می گردم

بیا ساقی عنایت کن تو مولانائے رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر وار میگردم

دیگر

عاقلان معذور دارندم که من دیوانه ام ‌ ‌ تا بوصلش آشنا گشتم ز خود بیگانه ام

یار همچون گنج آمد در دل ویران نشست ‌ ‌ گشت روشن از فروغ روی او کاشانه ام

نیستی باشد نشان عاشقان کوی او ‌ ‌ بر سر کوی فنا [illegible]

گشته ام رسوای عالم در غم عشقش ببین ‌ ‌ [illegible] افسانه ام

بیخودی گر میکنم ای محتسب منعم مکن ‌ ‌ [illegible] پیمانه ام

اهل ظاهر گر بصورت می پرستی میکنند ‌ ‌ من [illegible] از جام می جانانه ام

آتش سودای دلبر [illegible]

زان چو آتش [illegible]

منم آن نقطه سینا که نور [illegible] بودستم ‌ ‌ تجلی طور آن بودم کلیم الله بودستم

من آنم که جا کردم ببطن [illegible] مریم ‌ ‌ من آن روحم که با اعجاز روح الله بودستم

من آن جوشم که در طوفان نوح [illegible] بودم ‌ ‌ من آن آتش که گلزار خلیل الله بودستم

ملائک کرده پیش سجده او بود شان آدم ‌ ‌ من آن نورم که با آدم صفی الله بودستم

انا فی کل شیء لیس مثلی شیء من الاشیاء ‌ ‌ ازل بودم ابد بودم [illegible] الله بودستم

منم پیدا منم پنهان منم مظهر منم ظاهر ‌ ‌ [illegible] الله بودستم

جواب آن غزل گفتم که مولانای رومی گفت

من آن ذرم که در بحر جمال الله بودستم

رباعی

ای پیری ز عشق تو خود را قلندر ساختم ‌ ‌ زلف تو زنجیر کرده در گلو انداختم

دیده بودم روی تو دل بسته بودم خود بتو ‌ ‌ دیده و دل بست خود را در بلا انداختم

دیگر

اے بادشاہ انس و جاں مشتاق دیدار توام
وے رہبر پیغمبراں مشتاق دیدار توام

باشم ازیں رنج و محن از گردش چرخ کہن
اے تکیہ گاہ بیکساں مشتاق دیدار توام

مضطر دلم را شاد کن از قید غم آزاد کن
اے کاشف بند جہاں مشتاق دیدار توام

اے مظہر نور خدا بر تو شود جانم فدا
دارم تمنا ہر زماں مشتاق دیدار توام

تو گل گلزار جاں من بلبل آتش زباں
تو ماہتاب و من کتاں مشتاق دیدار توام

محو جمالت کن مرا غرق وصالت کن مرا
ہوشم ربا اے دلستاں مشتاق دیدار توام

مسکین بیدل خستہ جاں با صد تمنا ہر زماں
ذکر تو دارد بر زباں مشتاق دیدار توام

دیگر

دیر سے ہم در دولت پہ صدا دیتے ہیں
آج دیکھیں مرے صابر مجھے کیا دیتے ہیں

بھول جاتا ہی جو کلیر کی تیری کوئی راہ
حضرت گنج شکر آکے بتا دیتے ہیں

نہ سہی بخت میں کچھ میرے مگر اے صابر
آپ بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں

چٹکیاں لیتے ہی رہ رہ کے جگر میں فریاد
نالہ دل مرے رک رک کے فرا دیتے ہیں

اپنے بندہ کو بنا دیتے ہیں ہم میں مولا
شان یوں بندہ نوازی کی دکھا دیتے ہیں

مرے صابر ترے قرباں میں پکاروں کبتک
منہ سے فریاد خدا کیلئے ہاں دیتے ہیں

اوب آموز حقیقت ہیں یہ جلوے تیرے
سبق انی انا کا وہ پڑھا دیتے ہیں

رحم کر رحم حسین ابن علی کا صدقہ
تیرے محتاج ترے در پہ صدا دیتے ہیں

دیگر

اے شہ صلاح الدین من ہادی دین من — اے فارغ از تقسیم من و برتر از امکان من

پوشیدہ چوں جاں میری اندر میان جان من — سرو جوانان ہیں اے رونق بستان من

چوں آمدی اندر برم شد کفر ایماں چاکرم — اے دیدن تو دین من اے روئی تو ایمان من

اے مالک جن و پری شہ قبلہ حاجت دری — بر حال خادم رحم کن اے شعلہ ایمان من

دارم خیالت روز و شب اے مظہر نور خدا — اے مہر تو آئین من کن جلوہ بر بالین من

بر حال زار کاظمی گاہے نظر بر من فگن

اے سید مختار من رحمے بحال زار من

زخم و دل گمراہ من جز تو نگردد ملتیم — اے شاہ [illegible] سجادہ من و پیر حق آگاہ من

دیگر

نیرنگیاں تمہاری ہمکو ستا رہی ہیں — پیارے ادائیں تیری دل کو لبھا رہی ہیں

تیری نگہ کا مارا کوئی نہ بچ سکے گا — کار خدنگ ناوک آنکھیں دکھا رہی ہیں

یہ شور و شر تمہارا دل کو بہت ہی بھاتا — جی میں یہ مرے آہیں ہو میں مچا رہی ہیں

ہم بیخودی میں اپنے جو کچھ کہ کہتے ہیں — یہ خود ادائیں تیری ہم کو سکھا رہی ہیں

دیکھو صفی نے ہمکو ہے خادمی عطا کی

دل میں مرے ادائیں اسکی سما رہی ہیں

دیگر

خواجہ خواجگاں معین الدین — فخر کون و مکان معین الدین

سر حق را بیاں معین الدین — بے نشان انشاں معین الدین

مظہر و جلوہ گاہ نور قدم — آفتاب جہاں معین الدین

مرشد و رہنمائے اہل صفا — ہادی انس و جاں معین الدین

عاشقاں را دلیل راہ یقین — سد راہ گماں معین الدین

رباعی

عاشقی چیست بگو بندهٔ جاناں بودن
دل بدست دگراں دادن حیراں بودن

سوی زلفش نگهی کردن و پریشاں بودن
گاه کافر شدن و گاه مسلماں بودن

دیگر

ای تاجدار خواجگاں خواجہ صلاح الدین حسن
ای پیشوای مقبلاں خواجہ صلاح الدین حسن

ای چارهٔ بیچارگاں معشوق جملہ عاشقاں
ای رہنمای گمرہاں خواجہ صلاح الدین حسن

روشن چراغ پیر تو بزم مریداں میر تو
جن و پری خدام تو خواجہ صلاح الدین حسن

دست تو دست ایزدی فیض تو فیض سرمدی
شان تو شان احمدی خواجہ صلاح الدین حسن

در عشق تو دیوانہ ام از ما سوا بیگانہ ام
تو شمع من پروانہ ام خواجہ صلاح الدین حسن

فرزند فرزند نبی دلبند دلبند علی
محبوب معشوق ایزدی خواجہ صلاح الدین حسن

خادم پذیرفتہ جاں از تو ہمیں خواہد اماں
فریادرس ای مہرباں خواجہ صلاح الدین حسن

دیگر

ای لبت آب حیات ای قدت سرو چمن
ای جبہت خورشید خاور ای خط مشک ختن

ہمچو ابرو دیت چشم من کم آید او نو
چوں لب لعلت نمی باشد عقیق اندر یمن

تا رخت دیدہ ست گل در باغ ای سرو رواں
بر تن خود چاک بیساز د ز خجلت پیرہن

رشتۂ جان من ست آں یا سر موی تباں
ذرہ خورشید یا درج در سفت آں یا دہن

بوسہ بیچو اہم ز تو لب ابد نداں میگزی
میکنی جانم جراحت بار دیگر جان من

عاشق روی تو ام ای شاہ خوباں جہاں
ایں حکایت را بدانند آشکارا مرد و زن

مرد حافظ در غمت در گردن تو خون من
داد من بستانند از تو روز محشر ذوالمنن

دیگر

مبتلائے ہجر یارم الغیاث شاید وستاں
از فراقش سخت زارم الغیاث شاید وستاں

می طپم چوں مرغ بسمل درمیان خاک و خون
ننگرد در من نگارم الغیاث شاید وستاں

از فراق خویش ہمچوں دشمنانم می کشد
زانکہ او دلدار و ستمگارم الغیاث شاید وستاں

دیدہ آخر کہ چوں بودم عزیز درگہش
ننگرد اکنوں چو خوارم الغیاث شاید وستاں

غصہا و نامرادی میکشم از دوستاں
زہرہ نہ گاہے برآرم الغیاث شاید وستاں

یاد نارد او ز من مسکین کہ پرسد حال من
ہمچنیں یا رب ستمگارم الغیاث شاید وستاں

جان من مستم قتل تحفہ نزد یار نپذیرد ز من
غم فرستد یادگارم الغیاث شاید وستاں

یار من باشد اگر ننگ عراقی وار ہم
کز پئے او شرمسارم الغیاث شاید وستاں

دیگر

مرے دلمیں سما ہی حسرت مرے مولا صلاح الدین
دکھا دو اپنی اک صورت مرے مولا صلاح الدین

تپ دوری سے سب تن من ہوا یہ خاک جل بھنکر
ہی کیسی آتش فرقت مرے مولا صلاح الدین

ہر اک جا ذکر ہی تیرا بیاباں اور عمارت میں
جہاں میں ہی تیری شہرت مرے مولا صلاح الدین

تیری تیغ نگہ سے جو ہوا ہی کشتہ و بسمل
وہ میں ہوں اب دیکھو حالت مرے مولا صلاح الدین

سمایا ہی تو ہی دلمیں تیرا نقشہ ہی انکھوں میں
مجھی ہی بس تیری ہی چاہت مرے مولا صلاح الدین

ترا ہی نور اے دلبر نظر آتا ہی ہر شے میں
تری طلعت ہی کیا طلعت مرے مولا صلاح الدین

گدا ہیں ہم ترے در کے ہمیں دو بھیک اے مولا
تو ہی ہی مخزن دولت مرے مولا صلاح الدین

شراب معرفت تو نے پلائی سارے عالم کو
ہمیں بھی دو ذرا الفت مرے مولا صلاح الدین

تو اولاد حسین اکمل صفات سے ہے مرشد کامل
تیرے خادم کو ہی چاہت مرے مولا صلاح الدین

دیگر

اے شہنشاہ حقیقت تاجدار لامکاں
واقف اِنی انا اللہ در عیاں در نہاں

اے ظہور کنت کنزاً آں معلیٰ شانِ تو
یا معین الدین چشتی خواجہ کل خواجگاں

اے حبیب احد مطلق نور جان مصطفیٰ
در ولایت چوں علی حسینؑ ثانی در جہاں

مالک ارقبہ عناصر مظہر آئین نہ چہار
قطب دین گنج شکر صابر نظام الدین داں

کس نرفتہ از درت محروم سائل اے کریم
تاکہ مصداق فلا تنہر ز قرآں شد عیاں

ضامن مسکین سگ درگاہ میدارد امید
الغیاث اے قبلہ گاہ عاجزان وبیکسان

دیگر

دلا خاک رہ کوئے محمد شو محمد شو
زہر سوئے بیا سوئے محمد شو محمد شو

بہر دم سجدہ جاں سوئی ابروئے محمد کن
بروئے قبلہ روئے محمد شو محمد شو

تجرد پیشہ گیر از قید عالم وارہاں خود را
اسیر حلقہ موئے محمد شو محمد شو

باخلاق الٰہی متصف بودن اگر خواہی
سراپا سیرت خوئے محمد شو محمد شو

بکن خالی مشام از بوئے گلہائے جہاں اے دل
بیا دلدادہ بوئے محمد شو محمد شو

نیابد اندر دلت گوہر عرفان خدا باشد
فدائے شان دلجوئے محمد شو محمد شو

دیگر

باغ جہاں میں ایک گل رعنا تمہیں تو ہو
عالم ہے جس پہ والا و شیدا تمہیں تو ہو

ہاں ہاں انھیں لبوں سے تو مردے جلائے ہیں
کہتا تو ہوں حضور مسیحا تمہیں تو ہو

عالم ہے مبتلا ترے حسن و جمال پر
کونین میں دلوں کی تمنا تمہیں تو ہو

میں کیا بتاؤں قبلہ عشاق کون ہے
سب جانتے ہیں کعبہ دلہا تمہیں تو ہو

انجان بنکے پوچھتے ہیں کس اداسے وہ
فطرت ہی جنکا نام وہ رسوا ہمیں تو ہو

دیگر

کردہ سنبل را پریشاں موئے تو
سحر دار و انزوئے جادوئے تو

ترک من این ہمہ غلام روئے تو
جملہ ترکان جہاں ہندوئے تو

در فراق تو نہادم جان و دل
ہر دو برطاق خم ابروئے تو

ہیچ آید در دلم غیرے تو نیست
یا توئی یا بوئے تو یا خوئے تو

خون من گر ریخت در کویت چہ باک
خوں بہائے ماست اندر کوئے تو

چند پرسی کہ خسرو را کہ کشت
غمزۂ تو چشم تو ابروئے تو

دیگر

شروع کردم بہ بسم اللہ کہ گویم بر نفس یاہو
بجز یاہو و یامن ہو نگویم غیر الا ہو

نفس تا در بدن دارم بیاید دست بگذارم
ہمیشہ در ہمیں کارم نگویم غیر الا ہو

مثال فاختہ کوکو بہر دم میزنم ہوہو
قلندر ہوا ریامن ہو نگویم غیر الا ہو

ز عشق یار دم در دم سر و پا میزنم ہوہو
ہمیشہ بود این وردم نگویم غیر الا ہو

دیگر

نرگس اندر باغ حیران از نگاہ چشم تو
مست آہو در بیابان از نگاہ چشم تو

گل کند چاک گریبان از نگاہ چشم تو
خار دارد گل بداماں از نگاہ چشم تو

غمزہ جادوی تو اینک بمیدان قتال
کار خنجر کرد پنہاں از نگاہ چشم تو

باہزاران حسن و خوبی دامن گل در چمن
چاک گشتہ تا گریباں از نگاہ چشم تو

گل منم بلبل منم پیش تو اے رشک چمن
گاه نالاں گاه حیراں از نگاه چشم تو

قمریاں کوکو نمایاں عندلیباں صد ہزار
در فراق یار نالاں از نگاه چشم تو

حال جامی را چه پرسی تیر خورده در جگر
گاه افتاں گاه خیزاں از نگاه چشم تو

دیگر

بدست مکر شیطانی مرا مسپار یا اللہ
ہوای حرص نفسانی ز من بردار یا اللہ

ز شر نفس اماره نگاہم دار یا اللہ
ہوائے غیر خود کلی ز من بردار یا اللہ

منم درمانده ام محزون تو ئی فریادرس بیچوں
چنینم با دل پرخوں فرو مگذار یا اللہ

نه دنیا دوستی میدارم نه عقبی را خطر دارم
مرا چیزے نمی باید بجز دیدار یا اللہ

ره دورست درپیشم ندارم توشه درویشم
ببخشا از رحمت خویشم توئی غفار یا اللہ

ز سر تا پا گنهگارم حقیقت سخت بدکارم
نظر بر فضل تو آرم توئی غفار یا اللہ

یکے دانم یکے خوانم یکے در دل گره بستم
بدل تصدیق میدارم زباں اقرار یا اللہ

گواہی میدہم حقا که جز تو نیست معبودے
زبان و دل موافق شد بدیں گفتار یا اللہ

خداوندا تو میدانی که بد کردم ز نادانی
بدست مکر شیطانی مرا مسپار یا اللہ

خداوندا گنهگارم گناه بیحد دارم
رہائی ده ازیں کارم باستغفار یا اللہ

خداوندا تو غفاری بعیب من تو ستاری
بفضل خود نگهداری مرا جبار یا اللہ

خداوندا تو مولائی ز رویم دور کن سیاہی
بتاریکی و تنہائی مرا بیدار یا اللہ

بحق آنکه معبودی محمد را تو بستودی
بهر چیزیکه خوشنودی تو ہم دار یا اللہ

من آں کالی که بد کردم همه آنچه ناسزا کردم
مکن چوں کاک رخ زردم در آں بازار یا اللہ

دیگر

مولا مرے آقا مرے سرکار مدینہ
دکھلا دو خدارا مجھے دربار مدینہ

ہو کاش میسر مجھے وہ دن بھی الٰہی
ان آنکھوں سے دیکھوں در و دیوار مدینہ

گلزار مدینہ کی عجب شان ہے دل پر
ہر پھول سے بڑھکر ہے مجھے خار مدینہ

بلوا کے شہا روضۂ عالی پہ اب اسکو
للہ دکھا دیجئے دیدار مدینہ

میں دیکھتا ہوں انکو بھی حسرت کی نظر سے
آجاتے ہیں جو سامنے زوار مدینہ

اب تو اسے للہ بلا لیجئے شاہا
یہ خادم مولا ہے طلبگار مدینہ

دیگر

من پاکباز عشقم ذوق فنا چشیده
آہوئے وحشتم ہم از ما سوا رمیده

بد پردہائے وہمی ما را حجاب دیده
دیدیم روئے جاناں این پردہا دریده

چوں آفتاب معنی بر جان من درخشید
گشتیم چشم مردم چوں مردمک بدیده

من نور ذات حقم اے صاحب بصیرت
در صورتم اگرچہ از خاک آفریده

در صورتم نظر کن اندر مرقع خلق
نقاش دست قدرت تصویر من کشیده

روح الٰہیم من جان خدائیم من
از صنعت عجیبہ در آب و گل دمیده

من جلوہ گاہ ذاتم ہم مظہر صفاتم
ہم اصل کائناتم از نور خویش آفریده

آئینہ پر صفائم جام خدانمائیم
ہم عین وہم جدائم اے مرد برگزیده

قول نیاز بشنو یعنی ز خود بروں شو
چوں از خودی بر آئی باشی خدا رسیده

دیگر

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیده
اے شمع شب افروز من از من چرا رنجیده

یکشب ترا مہماں کنم تا جان و دل قرباں کنم
جائے تو در چشماں کنم از من چرا رنجیده

اینجا من جانان من سوئے نگر سلطان من ٭ یکشب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ
رنجیدہ رنجیدہ از من گنہ چہ دیدہ ٭ دایم گنہ بخشیدہ از من چرا رنجیدۂ
بنگر ز عشقت چوں شدم سرگشتہ و مجنوں شدم ٭ چوں لالہ پُر خوں شدم از من چرا رنجیدۂ
من عاشق دیوانہ ام اندر جہاں افسانہ ام ٭ تو شمع و من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ
اگر من بمیرم در غمت خونم فتد بر گردنت ٭ فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ
اے سر خوش بالائے من وے دلبر رعنائے من ٭ لعل لبت حلوائے من از من چرا رنجیدۂ

من سعدی دلخواہ تو لائے ابروئے تو ماہ تو
سن یا مہ نکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

دیگر

گدا ہوں میں تمہارا یا محی الدین جیلانی ٭ نگر سوئیم خدارا یا محی الدین جیلانی
کفایت ہے ہمیں روز قیامت بہر بخشایش ٭ تمہارا ایک اشارہ یا محی الدین جیلانی
تمہارے عشق کا بیمار ہوں میں تا دم آخر ٭ یہی مطلب ہے سارا یا محی الدین جیلانی
مریں تجھ پر کیوں اللہ کو طالب ہے تو تواب ٭ پیارے کا ہی پیارا یا محی الدین جیلانی
مجھے چنداں محبت دکر کر دہا شیادی ٭ نہیں دل کو گوارا یا محی الدین جیلانی
بغیر از دستگیری کے تمہارے دونوں عالم مزا ٭ نہیں اپنا گذارا یا محی الدین جیلانی

تمہارے عشق و الفت میں اگر میں کاش مر جاؤں
تو جی جاؤں دوبارہ یا محی الدین جیلانی

دیگر

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی ٭ برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات ٭ نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی
در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب ٭ پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی

یارسول اللہ تو دانی آستانت عاجز ند | عاجزاں را پیشوا اور رہنماے ما توئی

شمس تبریزی چہ داند نعت تو ہمچو کے
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید الے علیٰ متوئی

دیگر

سلطان جہاں ولیوں کے ولی یا خواجہ معین الدین ولی
مقبول خدا اولاد علی یا خواجہ معین الدین ولی

ہے نقش حفاظت نام تیرا تعویذ مجھے یہ خوب ملا
واللہ یہی ناد علی یا خواجہ معین الدین ولی

یا نوح کرم چشتی لقبی دو پار لگا کشتی کو مری
یہ طوفان بلا میں ڈوب چلی یا خواجہ معین الدین ولی

لللہ خبر لو شاہ جہاں اب در سے تمہارے جاؤں کہاں
میں چھان چکا ہر ایک گلی یا خواجہ معین الدین ولی

اک جلوہ دکھا دو بہر خدا دل سوز الم نے پھونک دیا
اب آتش غم سے جان جلی یا خواجہ معین الدین ولی

اے باد نسیم فیض و عطا اس غنچہ دل کو میرے کھلا
یہ شاخ کبھی پھولی نہ پھلی یا خواجہ معین الدین ولی

تم سرو ریاض عز و شرف تم قمری باغ شاہ نجف
تم رنگ بہار علم ازلی یا خواجہ معین الدین ولی

جب روح مری تن سے نکلے یہ گلبن باغ جنت بنے
کھل کھل کے کہے ہر ایک کلی یا خواجہ معین الدین ولی

اے ابر کرم دریائے عطا صد قے تیرے ہو میری دعا

مقبول جناب عالم یزلی یا خواجہ معین الدین ولی
روشن ہی تمہیں سب حال دلی اک عرض فقط ہی تم سی یہی
ہو دونوں جہاں میں بات بھلی یا خواجہ معین الدین ولی

دیگر

یا مرشد تابندہ پرور مخدوم صلاح الدین ولی
آقا میرے سرور مخدوم صلاح الدین ولی

حامی میرے یاور مخدوم صلاح الدین ولی
ہادی میرے رہبر مخدوم صلاح الدین ولی

تم شیر خدا کے دلارے ہو محبوب خدا کے پیارے ہو
تم خاص خدا کے ہو دلبر مخدوم صلاح الدین ولی

آوارہ ہوں ناکارہ ہوں لیکن سرکار تمہارا ہوں
اب چھوڑ کے تم کو میں جاؤں کدھر مخدوم صلاح الدین ولی

گو لاکھ بلاؤں میں ہوں پھنسا لیکن تو بھی میرے مولا
کافی ہی تمہاری ایک نظر مخدوم صلاح الدین ولی

جس دل میں ترا کاشانہ تھا جو دل ترا خلوت خانہ تھا
اس دل میں ہی رنج و الم کا گذر مخدوم صلاح الدین ولی

کس سی کہوں کون سنے میری خبر آپ کے سوا حضرت علی
جو بیتی ہی کیسے ہی پر مخدوم صلاح الدین ولی

جب صبح میری نکلی تن سی یہ گلبن باغ چشت سے
ہر ایک کلی کہے کھل کھلا کر مخدوم صلاح الدین ولی

سب حال دلی روشن ہی مگر اک عرض ہی خادم یا رہبر
رہی دونوں جہاں میں تمہاری نظر مخدوم صلاح الدین ولی

دیگر

اے چہرہ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

تو از پری چابک تری در برگ گل نازکتری
از ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوب تر
شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہاں شیدائے تو
آں نرگس رعنائے تو آوردہ رسم دلبری

خسرو غریبست و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

دیگر

خوں روتا ہوں ہجر میں شام و سحر یا سید نا شہ وارث علی
یہی لت لگی ہے تم ہو آٹھوں پہر یا سید نا شہ وارث علی
اے آئینہ حسن نبوی اے عکس جمال مصطفوی
ہم شان و ہم شکل حیدر یا سید نا شہ وارث علی
گر نار ہو تو وہ نور بنے اور خاک بھی سرمہ طور بنے
تم دیکھلو جسکو ایک نظر یا سید نا شہ وارث علی
ادنیٰ تیرا ذرہ خاک نشیں جو ہے تیرے روضہ کی زیر زمیں
ہے رشک وہ ماہ و اختر یا سید نا شہ وارث علی
جس روز سے قید الم میں پھنسا بیدم ہوا ایسا کہ دم نہ رہا
اب لیجئے مرشد حضور خبر یا سید نا شہ وارث علی

دیگر

جانم توئی جانا توئی در دل توئی در جاں توئی
گاہی در آغوشم کنی گاہی فراموشم کنی
در خانہ ام مونس توئی ہر جا روم ہمراہ توئی

معشوق با صد حسن پیدا توئی پنہاں توئی
رحمت توئی رحمت توئی در دل توئی در جاں توئی
اینجا توئی آنجا توئی در دل توئی در جاں توئی

اے شمس تبریزی توئی ہم مبتدی ہم منتہی
عالم توئی آدم توئی در دل توئی در جاں توئی

دیگر

اگر واللہ عنایت کی نظر یا شاہ جیلانی
کہ ہو دور سب اپنی خطر یا شاہ جیلانی

تمہیں دوری سے مجھکو چین پڑتا ہی یہاں دمبھر
تڑپتا ہوں خدارا لو خبر یا شاہ جیلانی

ٹھرا لے شجر اپنا تمنا ہے محبت کا
جو جلدی سے کرو تم بار ور یا شاہ جیلانی

زہے کلمہ زباں پہ یاد بس دل میں تمہاری ہو
جہاں کی جستگھڑی ہو دی سفر یا شاہ جیلانی

دکھاؤ خواب میں اپنا مجھے تم روئے نورانی
یہی ہی ورد بس شام و سحر یا شاہ جیلانی

تمہیں ہو عاشق یزداں تمہیں ہو دلبر یزدانی
تمہیں حال یا ہونا ہے ہو دو قیر یا شاہ جیلانی

پھر و تمہیں مثل پروانہ کروں جاں کو تصدق میں
تمہارے روضہ کی اگر ہو گذر یا شاہ جیلانی

دیگر

اے تاجدار اصفیاں مخدوم صابر کلیری
اے پیشوائے عارفاں مخدوم صابر کلیری

اے فخر جملہ خواجگاں مخدوم صابر کلیری
مطلوب جان عاشقاں مخدوم صابر کلیری

آمد ہجوم عاشقاں بر در گشت گریہ کناں
لطفی باین خستہ دلاں مخدوم صابر کلیری

اے تاج وحدت بر سرت و گوہر برج معرفت
مسجود عالم بر درت مخدوم صابر کلیری

عالم ہمہ عشاق تو آشفتہ و مشتاق تو
لا تقنطو مصداق تو مخدوم صابر کلیری

وسعت تو دست ایزدی فیض تو فیض سرمدی
شان تو شان احمدی مخدوم صابر کلیری

ردیم اسوہم ہیں محبوب سبحا لعالمیں
مخدوم جملہ کاملیں مخدوم صابر کلیری

دیگر

آمیلی بر رو کشیدی ہمچو بیکار آمدی
باتو دی خود تماشا سوی بازار آمدی

خویشتن را جلوہ کردی اندریں آئینہ ہا
آئینہ رسم نہادی خود باظہار آمدی

در بہاراں گل شدی سیر گلزار آمدی
بعد ازاں بلبل شدی و نالہ زار آمدی

شور منصور از کجا و دار منصور از کجا
خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

گفت قدوسِ نقیبے در فنا و در بقا
خود بخود آزاد گشتی خود با ظہار آمدی

دیگر

یا علاء الدین سلطان کلیری
رہنما ہے تا غریباں کلیری

غوث اعظم مظہر اسرار رب
شیخ برحق قطب دوراں کلیری

سر جھکاتے ہیں تمامی اولیاء
در حضورِ خاں نشیناں کلیری

بادشاہ اولیا و اتقیا
السلام اے شاہ شاہاں کلیری

رحمت اللعالمین محبوب رب
السلام اے شاہ خوباں کلیری

ورد ہے جن و بشر کا ذات دن
سرورِ کل جن و انساں کلیری

ظلِ رحمت میں پناہ دیجو مجھے
اے پناہ بے پناہاں کلیرے

عشق کا ساغر پلا دیجئے مجھے
کیجئے اس سگ کو انساں کلیری

نور عرفاں سینہ میں بھر دیجئے
اے محیط بحرِ عرفاں کلیری

حج بیت اللہ اور بیت رسول
ہو نصیب از فضل و احساں کلیری

علم ہو اولاد میری کو نصیب
اُن پہ ہو امداد یزداں کلیری

رہ بزرگوں پہ مرے دائم کرم
از برائے جان پاکاں کلیری

نفس و شیطاں سے بچا رکھ شہا
وہ رہیں مغلوب ہر آں کلیری

نعمت ایماں سلامت رہ مجھے
ہو سوال قبر آساں کلیری

دستگیری حشر میں بھی کیجئے
دیکھوں دیدار رحماں کلیری

کاظمی کی التجا یہ ہو قبول
صدقہ گنج شکریاں کلیری

دیگر

بہار باغ سبحانی گل تر شاخ صمدانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

سعادت اہل اسلامی تو احیاء مسلمانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو بر اسرار دل واقف حقیقت جان کو سیدانے
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

ز مہرت می شود ہر ذرہ چوں خورشید نورانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

توئی مقبول ربانی توئی منظور سبحانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو شاہ ملک ایمانی تو ماہ چرخ ایقانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو ماہ سنجری شاہا تو مہر ملک جیلانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

منم بندہ تو آقائی منم پاکر تو سلطانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

غنی ایں مصرع بر خوانی بکن سطے سبحہ گردانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

دیگر

بدہ دست یقین اے دل بدست شاہ جیلانی
کہ دستش دبود اندر حقیقت دست یزدانی

امیر دستگیر غوث اعظم قطب ربانی
حبیب سید عالم رہے محبوب سبحانی

ز علی شان یہ چولی بیان سر مکنونی
بسیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضی ثانی

سراپا جلوہ حسنی تمامی نور تابانی
کنار یعقوبش گر با شد اینجا ماہ کنعانی

نہ تنہا اندر جناب پاک او از قدسیاں باید
کہ آید جبرئیل از بہر کار و بار دربانی

دیگر

انت منی کہہ سنایا یار نے
زخت من کنت پہنایا یار نے

تن کو جسمی کہہ کے روحانی کیا
جان کو روحی بتایا یار نے

راز المعنی ہو اللہ کرکے فاش
نقش غیریت مٹایا یار نے

دیکھے لیلیٰ کا ہمیں حسن و جمال — آپ کو مجنوں بنایا یار نے

دیکھے تم الفقر کا جام طہور
ہم سے سبحانی کہایا یار نے

دیگر

نہ ہے عز و جلال بوتراب فخر انسانے — علی مرتضی مشکل کشائے شیر یزدانی
ولی حق وصی مصطفیٰ دریائے فیضانی — امام دو جہانی قبلۂ دینی و ایمانے
امیر کشور تقدیر شہ اقلیم عرفانے — خدا گو کے خدا بینی خدا دانی خدا شانے
انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی — سرور جان خاصانی نشاط فرح پاکانی
سنہ ظلمت کشائے مشعل تاریکے عالم — سراپا جلوہ نور تمامی ماہ تابانے
پیغمبر بر سر منبر نشست و خواند مولائیش — کہ تا مولائیش را باشد اندر خلق برہانی

نیاز اندر قیامت بہیر و ستاں نخواہی شد
کہ از حب تولائے علی داری تو سامانے

دیگر

صورت میں ہیں میرے پیارے جو کچھ کہی سو تو ہی — ہی دل میں ہمارے جو کچھ کہی سو تو ہی
ہی عشق نے یہ جلوہ ہمکو ترا دکھایا — ہوش و خرد ہمارے جو کچھ کہی سو تو ہی
بجتا ہی گھر میں اپنے گھڑیال کی طرح سے — شام و سحر نگارے جو کچھ کہی سو تو ہی
ہمنے رہائی پائی دونوں جہاں سے واہ دل — اب ہیں تیرے سہارے جو کچھ کہی سو تو ہے

پردہ اٹھا دو ولی کا خادم نے تجھکو دیکھا
ہم تم ہیں ایک پیارے جو کچھ کہی سو تو ہے

دیگر

اے جلوہ گہ رویت ہر شہ جہت و ہر سوئے — راہ تو او کوئے تو ہر راہ و ہر کوئے

اے قبلہ ایمانم وے جان و دل جانم ۔ رو سوئے تو گردانم ہر طرفے و ہر سوئے

پیدا آنکہ مبرائی از وصف رنگ و بو ۔ رنگ تو و بوئے تو ہر رنگے و ہر بوئے

می بینم انا الحق زن ہر ذرہ مہر تو ۔ ما اعظم شانی گو ہر تائے و ہر موئے

اندر دل ہر قطرہ دریاست بموج اندر ۔ خود بحر محیط است این ہر نہرے و ہر جوئے

این جملہ ضمائر را مرجع توئی ایجانان ۔ تعبیر ز تست اینک ہر مائے و ہر ہوئے

اندر عشق تو رفتہ است نیاز از خود

از تست کہ وہست این ہر ہائے و ہر ہوئے

دیگر

دلا دست طلب بکشا بدرگاہ شہنشاہی ۔ نظام الدین و الملۃ علیہ رحمۃ الٰہی

امیر عالم آرائے ظہیر دین و دنیائے ۔ شہنشاہی علی جاہی بشانی حق آگاہی

محیط فیض و ارشادے بعلم فقر استادے ۔ سراپا حسن جانبخشے ہمہ جانان بجوئے

در دریائے تجریدی گل بستان تفریدی ۔ بشکل و صورت انساں نمایاں ذات اللٰہی

شبستان جہاں شد ہمچو روز از شمع روشن ۔ کہ طالع گشتہ از آفاق عالم اینچنین ماہی

گرفتہ صورت قالی بہر مشں ہیچ حالی ۔ زبان شمع شد در مدح او مرغ سحرگاہی

نجاشا کہ چو دم زد نگاہ گرم او آتش ۔ برون از آسماں شد شعلہ تشنیر کاہی

ز شوق عشق محبوب الٰہی آنچناں گشتم ۔ کہ تصویرم مصور گشتہ بر صورت آہی

چہ غم داری نیاز از رفتن تنہا ازین عالم

کہ سلطان المشائخ یار جان تست ہمراہی

دیگر

غوث الاعظم بمن بے سر و ساماں مددے ۔ قبلہ دین مددے کعبہ ایماں مددے

گوہر درج صفا پاک شمع شبستان خلوت خانہ ہدے ۔ معدن لطف و عطا چشمہ یزداں مددے

قبلۂ اہل کرم کعبۂ ارباب ہمم ... صاحب جود اتم نائب رحمان مددے

مرشد و ہادی و اللّٰہی و مولا ہستی ... لطف فرما سوئے حال غریبان مددے

غوث الاعظم مددے پاشہ جیلاں مددے

شاہ شاہاں مددے مرشد پاکاں مددے

دیگر

چشم مستی عجبے زلف درازی عجبے ... می پرستی عجبے فتنہ طرازی عجبے

جان و دل بالب زلف تو پیامے دارد ... گفتگوئے عجبے راز و نیازے عجبے

از ازل تا بہ ابد مرغ دل افتاد بسجود ... طاق ابرو عجبے حسن نماز عجبے

بو العجب حسن و جمال و خط و خال گیسو ... سرو قد عجبے قامت نازے عجبے

بہر قتلم چو کشد تیغ ہمہ سر بہ سجود

ادب نازے عجبے من بہ نیازے عجبے
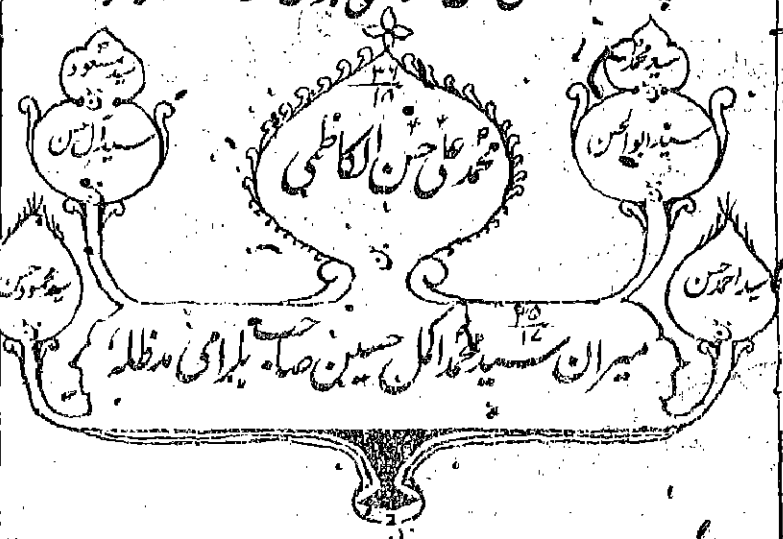
قصیدہ در مدح حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خواجہ مخدوم مرشدنا و سیدنا محمد صلاح الدین حسن چشتی نظامی جرجانی بلرامی رحمۃ اللہ علیہ

بحر عرفان اصلاح الدین ہما ناگوہر است ... بر سپہر خواجگی و مجد مہر انور است

صدر منجبا تاج ادبا فخر اولاد حسین ... خضر طینت شیث سیرت غرا سر افسر است

اصلش اقدم جدش اکرم خاندانش محترم ... روح اعظم شان مفیض جود در خشک و تر است

فضل او فضل علی لطفش و لطف حسن ... جود او جود نقی و علم علم جعفر است

بحر عرفان ہدایت چرخ جان را آفتاب ... رہنمائے رستگاری اصفیا را رہبر است

جد او سلطان نیان شحنہ چارم بکتا ب	زہر وانرا خاک پایش توتیائے جوہر است
یہ تحقیق وہ بڑے سمندر ہیں اللہ تعالی کے فیضوں سے	واسطے فضیلتوں و کمالات کے زیادہ بزرگ ہیں
انہ بحر عظیم من فیوض الکبریا	للفضائل والکمالات علیہ اجدر است

در ریاضت شیوہ او شیوہ بابا فرید — در طریقت نسبتش مرفوع تا پیغمبر است

دیدہ دل بر لقائے شحنہ وحدت مقیم — دیدہ ظاہر بکثرت بر نوازش گستر است

گر عقاب ہمتش در بر کشاید بال و پر — ہفت ایوان فلک چون سایہ زیر شہپر است

روز و شب در یاد حق از کار گیتی مشتغل — از رضا در بر قبا بر سر ز تسلیم افسر است

شمع خورشید جمالش ساخت روشن بحر و بر — جلوہ ماہ کمالش از ذکا روشن تر است

استقیتش زیر قبائے کردگار جلوہ گر — غیر حق نشناخت قدرش گر خرد را داور است

کوہ و صحرا و طیور از ذکر او در ذکر حق — شاخ و برگ ہر شجر با ذکر او ذکر آور است

کاظمیا چون ندارد مدحت او انتہا — کش زبان در کام و ذکرش کن دل کان خوشتر است

صلی اللہ علیک یا محمد

سلسلہ پشت نامہ محمد علی حسن الکاظمی بلگرامی مولف کتاب ہذا عفاک اللہ عنہ

محمد علی حسن الکاظمی

سید ابوالحسن — سید محمد

سید ابو الحسن — سید مسعود

سید احمد حسن

سید محمود حسن

میران سید محمد اکمل حسین صاحب بلگرامی مدظلہ

بن حضرت خواجہ سیدنا مودود جرجانی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سید محمد باقر قطب زماں رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد حبیب رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد النفس رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیدنا محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد جرجانی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سید علی محدث رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سید احمد جرجانی سرخ گور رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا ہارون رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بن حضرت سید الشہدا شہید کربلا جناب حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت شیر خدا مشکلکشا امام العارفین امیر المومنین ہادی عالم مخدوم جناب حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام ؛؛

اعلان

جملہ حقوق تصنیف و تالیف کتاب ہذا محفوظ ہیں کوئی صاحب بلا اجازت مؤلف قصد طبع نہ فرمادیں ورنہ بالعوض فائدہ کے نقصان اُٹھا دینگے۔ اور جن صاحبوں کو خریداری کتاب ہذا منظور ہو ہم سے بذریعہ ویلیو پیبل پیڈ خرید کریں۔

المعلن محمد علی حسن الکاظمی بلگرامی ساکنہ بلگرام ضلع ایٹہ